منظیر عباس
آفری مشق

اسلامیات

سوال نمبر # 01

اسلام کے بنیادی عقائد، عقیدہ آخرت اور ان کے ذریعے اسلام فرد اور معاشرے کی اصلاح کیسے کرتا ہے۔

جواب:

ابتدائیہ:

اسلام کی اہم ترین خصوصیات میں سے اہم خاصیت یہ ہے کہ یہ مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسی کی بنیاد پر اسلام کچھ عقائد بھی واضح کرتا ہے۔ عقیدہ بنیادی طور پر کسی چیز کے بارے میں پختہ یقین اور نظریہ کا نام ہے۔ اسی بنیاد پر اسلام اپنے بنیادی عقائد سے فرد اور معاشرے کی اصلاح کرتا ہے۔ اسلام کی آمد سے پہلے معاشرے اور افراد کے افکار و نظریات میں شدید تضاد اور کشمکش پائی جاتی تھی۔ اسلام نے آکر لوگوں اور معاشرے کی اصلاح کے لئے وحدانیت پر مبنی اور بغیر کسی فرق کے عقائد پیش کیے جو کہ اقوام عالم کے لئے آج بھی واضح عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ یہ عقائد نہ صرف انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی واضح اصول بیان کرتے ہیں۔ معاشرتی اعتبار سے معاشرت، معیشت، سیاست، رواداری اور دیگر امور میں بھی ان عقائد کے واضح اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسلام کے بنیادی عقائد:

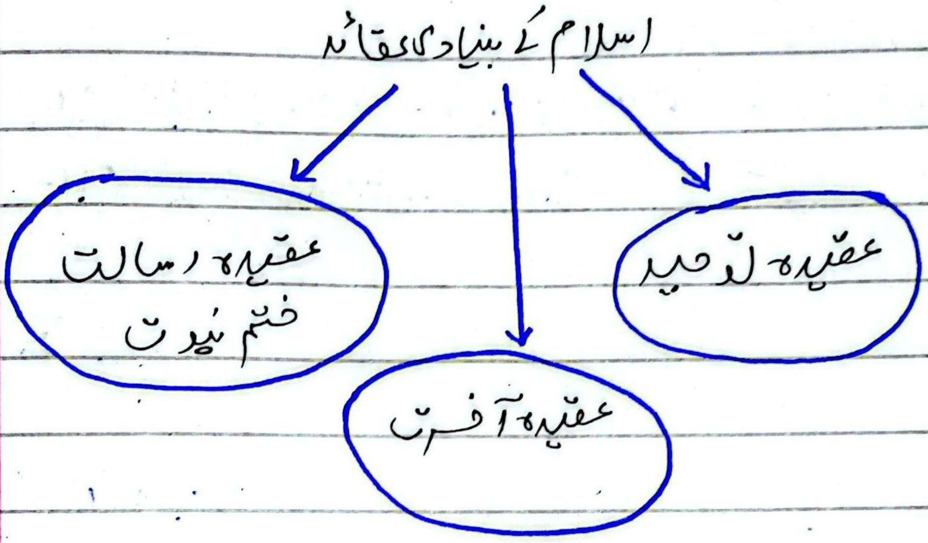

(1) عقیدہ توحید

عقیدہ توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات صفات اور عبادات میں یکتا ماننا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہمیشہ کے لئے ازل سے ابد تک اکیلا ماننا ہی توحید ہے۔ قرآن کریم کی تمام تعلیمات اور احکامات عقیدہ توحید کے گرد گھومتے ہیں۔ سورۃ اخلاص اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

کہو اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔
نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اسکی کوئی
اولاد ہے۔ اور اسکا کوئی ثانی و ہمسر
نہیں۔

(ii) عقیدہ رسالت (ختم نبوت)

عقیدہ رسالت سے مراد اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں کو بالعموم اور بالخصوص حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا ہے۔ اور محمد الرسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ انکو خاتم النبیین ماننا ہے۔ کیونکہ اسلام کی تمام تر تعلیمات ہم تک رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے ہی پہنچی ہیں اگر رسول کریم ﷺ پر عقیدہ کمزور ہوگا تو پورا کا پورا اسلام اور اسکی بنیاد کمزور ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ

اور محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں۔

(iii) عقیدہ آخرت:

عقیدہ آخرت سے مراد قیامت یعنی آخرت کے ہونے کا پختہ یقین۔ اس بات کا یقین کہ یہ دنیا فانی ہے اور حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جو کہ تمام انسانوں پر آنی ہے۔ انسان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ایک اور عالم برزخ اسکا انتظار کر رہا ہے جہاں انسان نے تمام اعمال کا حساب کتاب دے کر اپنے اعمال کا صلہ حاصل کرنا ہے۔ گویا وہ جنت کی صورت میں ہو یا جہنم میں لیکن بہرحال

آخرت کا تصور یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ٥

دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر دنیا کی حقیقت بیان کر دی ہے۔ کوئی بھی شخص جو اس دنیا میں آیا ہے اسے آخرت کا مزہ چکھنا ہے اور آخرت کا حساب و کتاب برداشت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الزلزال میں مزید بیان فرماتا ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ٥ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ٥
وَقَالَ الْإِنْسَانُ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ
ـ ـ ـ ٥ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ٥
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ٥

اور جس دن زمین لرکھڑا جائے گی اور اپنے اندر سے سب نکال باہر پھینکے گی ـ ـ ـ ـ ـ
ـ ـ ـ جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسکو پا لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی گناہ کیا ہوگا وہ اسکو پا لے گا۔

بنیادی عقائد اسلام کا انفرادی زندگی پر اثرات :

اسلام کے ان نظریات کا افراد کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر واضح اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسلامی عقائد میں توحید، رسالت اور آخرت وہ عقائد ہیں جو انسان کو زندگی گزارنے اور اس کے بعد آنے والی ابدی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ چند اہم ترین اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) تزکیہ نفس اور خود احتسابی

اسلام کے ان عقائد کا انسانی زندگی پر اثرات میں اہم ترین یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کا تزکیہ کرتا رہتا ہے۔ اپنے اعمال، افکار اور نظریات کی اصلاح کرتا ہے اور آخرت کی طرف دھیان رکھتا ہے۔ عقیدہ توحید سے انسان اپنے خالق و مالک کی طرف راغب ہوتا ہے اور عقیدہ آخرت سے انسان اس دنیا کی زندگی میں رہتے ہوئے آخرت کی کامیابی کے لیے محنت کرتا ہے۔

(ii) دیانت و ایمانداری

عقائد اسلام پر یقین کر کے انسان اپنی دنیوی زندگی کی اصلیت کو پرکھتا ہے جس سے اسکو یہ سبق ملتا ہے کہ اصل زندگی تو وہ ہے جو دیانت اور ایمانداری کے ساتھ گزاری جائے۔ انسان دنیوی زندگی سے بڑھ کر آخرت کی زندگی کے بارے میں سوچتا ہے اور آخرت کی سوچ دنیا میں دیانت اور ایمانداری پر چلنے کی طرف راغب کرتی ہے

(iii) اخلاقیات پر اثرات:

عقائد اسلام سے انسانی اخلاق پر بھی اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا سب سے اہم سبق اخلاقیات ہے اور یہی سبق انسان کو اپنی زندگی سنوارنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ محبت، اخوت، اچھا اخلاق دین اسلام کے اہم اسباق میں سے ہیں۔ رسول اللہ کی حدیث ہے کہ

میں صرف اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ
تم میں اچھے اخلاق کو عام کروں
مسند احمد

عقائد اسلام کا معاشرے پر اثرات:

جس طرح ان عقائد اسلام کے اثرات انسان کی زندگی پر ہوتے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر ان کے اثرات معاشرے پر ہوتے ہیں کیونکہ اسلام کی خوبصورتی معاشروں سے اور نکھر کر واضح ہوتی ہے۔ ایک کے بعد ایک انفرادی زندگی کے ملنے سے ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور اسی طرح معاشروں کے ملنے سے قومیں بنتی ہیں۔ دنیا آج جن اصولوں اور معاشرتی اچھائیوں کی طرف راغب کرتی ہے اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے مدینہ کی ریاست میں انکا عملی نمونہ واضح کیا ہے۔

(i) امن و سلامتی :

اسلام امن کا دین ہے اور یہ معاشرے میں بھی امن کے فروغ کا درس دیتا ہے۔ دنیا کو آج جس چیز کی تلاش ہے وہ معاشرتی امن ہے۔ اسلامی عقائد میں عقیدہ توحید دنیا کو وحدانیت کی طرف مدعو کرتی ہے۔ عقیدہ رسالت انسانوں کی عملی اور تعلیمی زندگیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے۔

جس نے ایک انسان کو مارا گویا اس نے
ساری انسانیت کو مار دیا۔
القرآن

(ii) اخوت و بھائی چارہ

اسلامی عقائد کی بدولت معاشرے میں اخوت و بھائی چارے کا فروغ ہوتا ہے۔ انسانوں کو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے اور آزمائش ہے۔ اس دنیا کا مقصد تب ہی مکمل ہوگا جب آپس میں بھائی چارے اور اخوت کے ساتھ زندگی گزاری جائے۔ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا جائے تاکہ ان کے فوائد آخرت میں حاصل کئے جا سکیں۔ علامہ اقبال کا شعر ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

(iii) نسلی و سماجی تعصب کا خاتمہ

اسلام دنیا سے تعصبات کا خاتمہ بھی کرتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے دور سے لے کر آج تک دنیا کو جن مسائل کا سامنا ہے ان میں واضح طور پر نسلی، سماجی، اور خاندانی تعصب ہے۔ اسلام ان کی نفی کرتا ہے۔ جو شخص اسلام کے عقائد پر ایمان لاتا ہے وہ ان تعصبات سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ خطبہ حج الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ

کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر
کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر
کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

اختتامیہ :

اسلام کے بنیادی عقائد یعنی عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، اور عقیدہ آخرت وہ عقائد ہیں جو انسانی زندگی کو دنیاوی اعتبار سے اور آخرت کے اعتبار سے مکمل اور واضح ہدایت فراہم کرتے ہیں۔ عقیدہ توحید دنیا کو وحدانیت کی طرف بلاتا ہے، عقیدہ رسالت دنیا کو دنیاوی علوم سکھاتا ہے اور عقیدہ آخرت انسان کو ابدی زندگی کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ اور یہی وہ عقائد ہیں کہ اگر ان پر مکمل عمل کیا جائے تو دین اور دنیاوی و اخروی زندگی میں فلاح ممکن ہے۔

سوال نمبر 2

نماز کے تصور کی وضاحت اور اس کے فرد کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر اثرات ؟

جواب

ابتدائیہ : تصور نماز

نماز اسلام کا ستون ہے ۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے عقیدہ توحید کے بعد جس پر زور دیا گیا ہے وہ نماز ہے ۔ نماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت اس مخصوص انداز میں کرنا جس کی ترغیب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ۔ یہ وہ عبادت ہے جس کے انسان کی انفرادی ، اجتماعی ، اور معاشرتی زندگی میں نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں ۔ اسلام کا تصور دنیا کے تمام ادیان میں کسی نہ کسی صورت میں موجود تھا ۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے کے مذاہب میں بھی نماز کو اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

القرآن

اسی طرح کئی اور مقامات پر بھی نماز کے قیام کا درس دیا گیا ہے ۔ تصور نماز ہی انسان کی دنیوی اور اخروی

زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرتی ہے۔

الحدیث

اس حدیث کی روح سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مومن اور کافر کے درمیان جو فرق ہوتا ہے وہ نماز ہی ہے۔ اگر کسی مومن کی زندگی سے نماز کو نکال دیا جائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا جو اسلام کا پہلا رکن ہے وہ تب ہی مکمل ہوتا ہے جب اُس ایمان کا عملی ثبوت دیا جائے اور عملی ثبوت نماز ہی ہے۔

نماز کے سماجی زندگی پر اثرات

فرد کی سماجی زندگی پر اثرات

- ہم آہنگی
- محبت و بھائی چارہ
- حسن سلوک
- پریشانیوں کا خاتمہ

(i) ہم آہنگی

نماز کسی فرد کی سماجی زندگی کی بہتری اور فلاح میں ایک اہم معاون ثابت ہوتی ہے۔ نماز کا باقاعدہ قیام انسان کو دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی کا درس دیتا ہے۔ مساجد اور مدرسوں میں اخوت و بھائی چارے کا درس ملتا ہے اور وہی انسان اس کو اپنی عملی زندگی میں عمل میں لاتے ہیں۔ ~~نماز محبت~~۔

(ii) محبت و بھائی چارہ

نماز محبت اور بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔ نہ صرف نماز ادا کرتے وقت جب تمام مسلمان مسجد میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں بلکہ وہی محبت اور بھائی چارہ سماجی زندگی میں بھی نظر آتا ہے۔

(iii) حسن سلوک

نماز ادا کرنے والا حسن سلوک میں بھی آگے آگے ہوتا ہے۔ یہ انسان کے دل میں محبت و نرمی پیدا پیدا کرتی ہے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے میں اہم جزو ہے۔

(iv) پریشانیوں کا خاتمہ

نماز زندگی سے پریشانیوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ آج کے دور میں سماج میں سب سے اہم مسئلہ پریشانی اور ڈپریشن ہے جس کو اسلام ختم کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط کرتی ہے۔

نماز کے اخلاقی زندگی پر اثرات

اخلاقی زندگی پر اثرات

دوسروں کی عزت کرنا

عاجزو انکساری

اللہ کے سامنے حاضری کا خوف

نماز انسان کی اخلاقی زندگی پر واضح اثرات چھوڑتی ہے نماز کے قیام سے انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا درس ملتا ہے جس سے اس کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اخلاقیات اور بھائی چارہ ہی دنیا کی میراث ہے۔ اس کی بدولت انسان دوسروں کی عزت کرتا ہے۔ بزرگ اور بوڑھوں افراد، بچوں اور عورتوں کا عزت اور احترام، اور اسکے ساتھ ساتھ دوسرے معاملات میں عزت کا درس نماز سے ملتا ہے۔ یہ انسان کے اندر عاجزی اور انکساری کو اجاگر کرتی ہے۔ جب انسان اللہ کے حضور سجود ہو کر گڑگڑاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا اشارہ ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا بھی خوف پیدا کرتی ہے کہ ایک نہ ایک دن اللہ کے آگے حاضر ہونا ہے۔ جیسے آج نماز میں اللہ کے آگے کھڑے ہوتے اس نیت کے ساتھ کہ اللہ دیکھ رہا ہے اسی طرح ایک روز محشر میں بھی اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

نماز کے روحانی زندگی پر اثرات

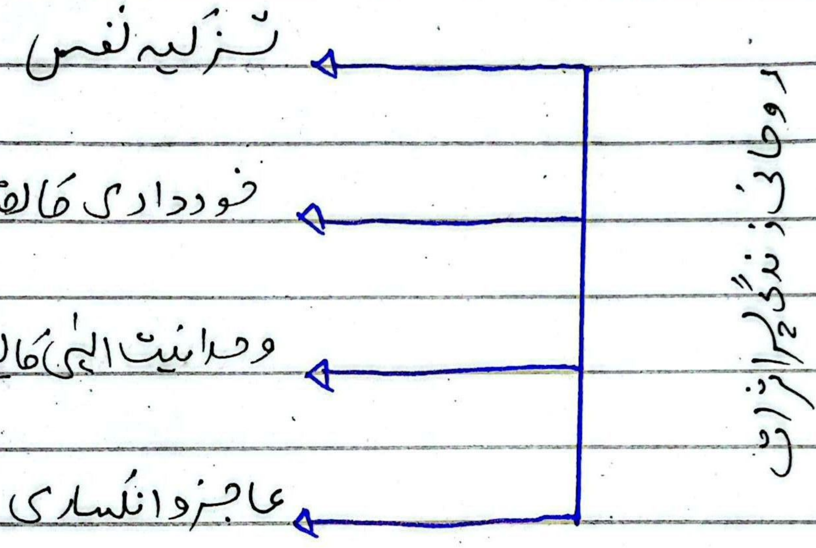

(i) تزکیہ نفس

اللہ تعالیٰ کے آگے سجود ہونے سے انسان کو اپنے آپ کا تزکیہ کرنے کا درس ملتا ہے۔ وہ خاص اس بات کا سوچتا ہے کہ کیا میرے اعمال اس قابل ہیں کہ میں اللہ کے آگے اس دنیا میں یا آخرت میں حاضر ہو سکوں۔

(ii) خودداری کا تصور

اسی طرح نماز عزت و خودداری کا حوصلہ دیتی ہے۔ یہ اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ دنیا میں جگہ جگہ ٹھوکریں کھانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے در کے آگے حاضر ہونا چاہیے۔ اللہ کی ذات ہی وہ واحد جگہ ہے جہاں سے دنیا و آخرت کی کامیابی کا حصول ممکن ہے۔

(iii) اللہ کی وحدانیت کا یقین :

نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کی توحید پر یقین دلاتی ہے۔ اس بات کی تصدیق کہ دنیا و آخرت میں نماز ہی کامیابی کی کنجی ہے جو کہ صرف اللہ کے سامنے سجدہ کرکے حاصل ہو سکتی ہے۔

(iv) عاجزی و انکساری۔

نماز انسان کی روحانی زندگی میں عاجزی و انکساری پیدا کرتی ہے۔ انسان دنیا کی محبت، اس کی لالچ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ انسان کی زندگی میں یہ بات ازلبر ہو جاتی ہے کہ کامیابی صرف سادگی اور عبادت الٰہی میں ممکن ہے دنیا تو فانی ہے۔

اختتامیہ :

اسلام کے بنیادی عقائد میں نماز کی واضح اہمیت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان اپنی دنیاوی زندگی کو چھوڑ کر اس خالق کی عبادت پہ یقین رکھتا ہے جس نے اس کو اس دنیا میں بھیجا۔ نماز انسان کی سماجی، سیاسی، اخلاقی، اور روحانی زندگی پہ واضح اثرات مرتب کرتی ہے۔ نماز کی بدولت انسان کو دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی، محبت و بھائی چارہ، حسن سلوک، اور پریشانیوں کو ختم کرنے

میں مدد ملتی ہے۔ اسی طرح انسان کی اخلاقی زندگی میں دوسروں کی عزت، عاجزی و انکساری، اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کا خوف دلاتی ہے۔ نماز کی بدولت انسان اچھے اخلاق کا حامل بن جاتا ہے۔ مزید برآں، نماز انسان کو اس کے نفس کا تزکیہ، خودداری کا درس، وحدانیت الٰہی کا درس، اور بھائی چارے و انکساری کا درس بھی دیتی ہے۔ نماز امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو واقعہ معراج کے موقع پر تحفہ عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝

ایمان والے کامیاب ہیں، جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

سوال نمبر # 03

اسلام نے انسانی بالخصوص خواتین کے وقار کو کس طرح تسلیم کیا۔ اسے برقرار رکھنے کے لئے کوششیں.

ابتدائیہ

اسلام کی آمد سے قبل عورتوں کی بالخصوص اور بالعموم انسانیت کی عزت و وقار کا کوئی تصور نہیں تھا۔ معاشرے اقربا پروری، بڑوں کی تعظیم اور تعصبات کا شکار تھے۔ اسلام نے آکر نہ صرف عام انسانوں یعنی مردوں، بچوں، بوڑھوں کو عزت و مقام بخشا بلکہ بالخصوص معاشرے کا وہ طبقہ جو سب سے زیادہ ذلت کا شکار تھا اس کو عزت سے نوازا یعنی عورت۔ اسلام سے پہلے عورتوں کو محض لونڈی، اور خواہشات کو پورا کرنے کا درجہ حاصل تھا۔ معاشرہ اس قدر ذلت کا شکار تھا کہ اگر عورت یعنی بچی پیدا ہوتی تو اس کو ذلت کے شرم سے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ پھر محمد الرسول اللہ ﷺ کا دور شروع ہوا، جس نے آکر لوگوں کو چلنے پھرنے، رہنے، معاشرت، معیشت کے تمام گُر سکھائے، ان کو ایک دوسرے کی عزت و وقار کا درس دیا۔ بچوں، بوڑھوں، والدین، بیوی، رشتہ داروں، دوستوں کے وقار و عزت کا درس دیا گیا۔ خواتین کو ذلت و مشکلات

سے بھری زندگی سے نکال کر معاشرے میں مقام دیا۔ ان کے دنیاوی حقوق مرتب کیے گئے۔ خاندانی حقوق، ازدواجی حقوق، معاشی حقوق، معاشرتی حقوق، تعلیم کے حقوق، جائیداد کے حقوق۔ یہ تمام خصوصیات اسلام میں بھی موجود ہیں کہ دنیا آج جن حقوق کی بات کرتی ہے اسلام نے چودہ سو سال قبل ہی یہ حقوق خواتین کو عطا کر دیئے ہیں۔

اسلام میں انسانیت کا وقار و مرتبہ

اسلام نے آ کر نہ صرف خواتین بلکہ عام انسانوں کو وہ تمام حقوق بخشے جو اُس معاشرے میں ناممکن تھے

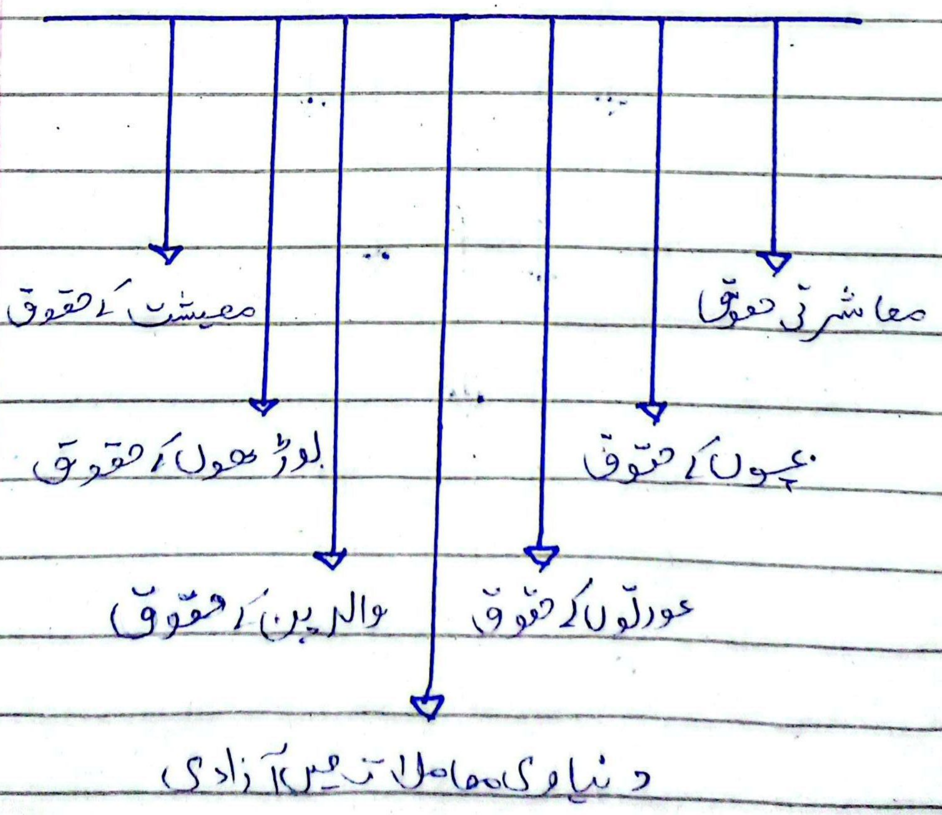

اسلام میں خواتین کا وقار

اسلام نے آ کر خواتین کے وقار کو تسلیم
کرنے کا حق ادا کر دیا۔ جو عورتیں جو ~~[illegible]~~ اور اُس
جاہل معاشرے میں ذلت کا مقام سمجھی جاتی تھی انکو
وہاں سے تختوں پر بٹھا دیا۔ عورتوں کو گھر سے لے کر
کاروباری زندگی تک، معاشرتی زندگی سے لے کر علمی
و تعلیمی زندگی میں مردوں کے مساوی حقوق فراہم کیے۔
ان کی مختصر جھلک درج ذیل ہے۔

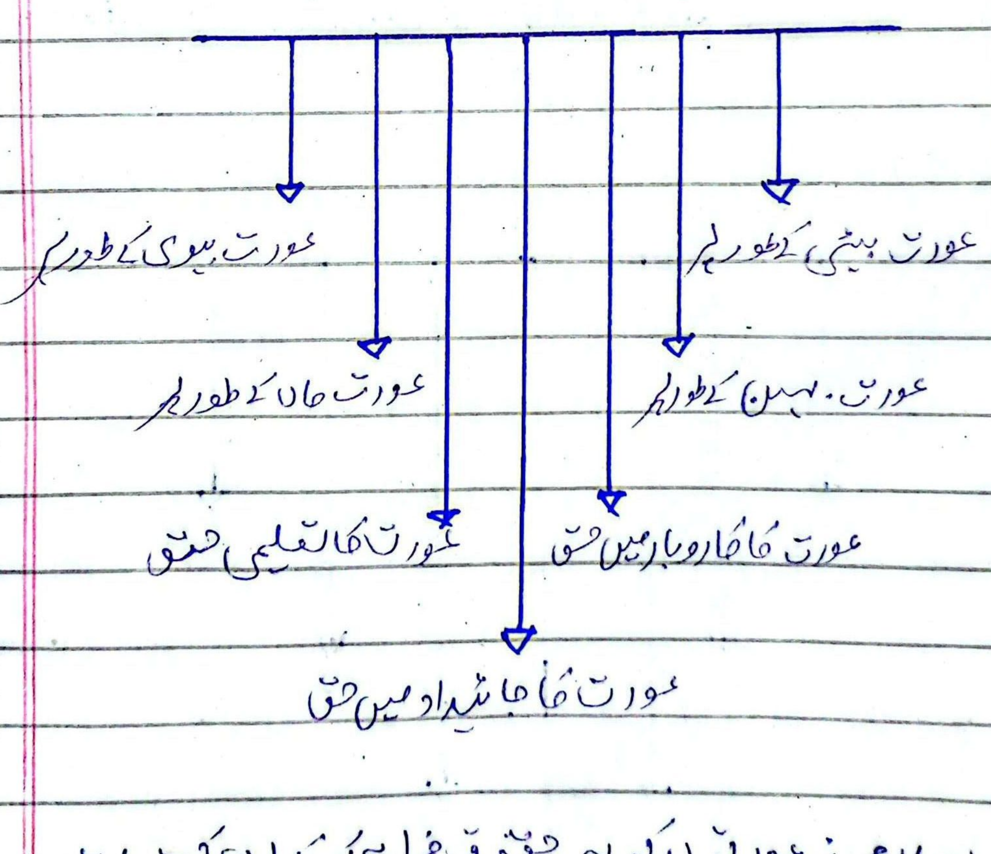

اسلام نے عورتوں کو یہ حقوق فراہم کر کے ان کو عزت
و وقار دینا۔ یہ وہ تمام حقوق ہیں جو آج کی دنیا
میں عورتوں کا خاص حق سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کو یہ
بات ازبر ہونی چاہیے کہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ
اس نے سب سے پہلے عورتوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کی

اسلام کی فراہم کردہ انسانی و خواتین کے حقوق کے فروغ کے لیے مختلف ادوار میں کوششیں اور انکا تقابلی جائزہ

610 CE

اسلام کا آغاز اور
عورتوں کے حقوق کی
فراہمی

1215

میگنا کارٹا
انسانی حقوق کی بات اور
اسکا تقابلی جائزہ اسلام کے ساتھ

1990s

خواتین کی پہلی مہم
عورتوں کے حقوق کی بات

1960s

خواتین کی دوسری مہم
عورتوں کے حقوق کی بات

1990s

خواتین کی تیسری مہم

Today

مغرب میں آج بھی عورتوں
کے حقوق کی لڑائی اور اسکا اسلام سے تقابلی جائزہ

610CE سے پہلے جب اسلام کا نزول نہیں ہوا تھا تو انسان
بالخصوص غریب طبقہ بنیادی حقوق سے بھی محروم
تھے۔ انسانوں کو غلام بنا کے رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے
آ کر غلاموں کو بھی حقوق بخشے اور یہ کہ تمام انسانوں
بلا تفریق رنگ نسل، ذات پات، امیر غریب سب کو برابر
سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ کے مختلف اعمال اور ان کے دروس
تمام انسانوں کی بھلائی کی بات کرتے ہیں۔ اسلام نے عورتوں
کو ذلت اور رسوائی والی زندگی سے نکال کر عزت و وقار بخشا
اور ان کو ایک خاص مقام و مرتبہ دیا۔

اسی طرز نظریہ اور اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مغرب نے
بھی عورتوں کو ان کے حقوق بخشنے شروع کیے۔ لیکن مغرب
میں سب سے پہلے انسانی حقوق کی بات تقریباً 1215CE میں
کی گئی بڑی سطح پر۔ اسلام کی خاصیت یہ ہے کہ اسنے وہ
تمام حقوق پہلے سے فراہم کر دیئے تھے جو اس دور میں
میگنا کارٹا میں دیئے گئے۔ اسلام نے پہلے ہی لوگوں کو ان
کے کاروبار، کام، اور جائیداد کے حقوق فراہم کر دیئے
تھے جو میگنا کارٹا میں ہوئے۔

اسی طرح 1990s یعنی انیسویں صدی میں عورتوں
نے اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کرنا شروع کی۔ خواتین کی
آج تک تقریباً تین بڑی مہمات کی گئی کہ انکو وہ بنیادی
حقوق دیئے جائیں۔ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ اسنے
عورتوں کو وہ تمام حقوق دے دیئے تھے جو ان کی بنیادی
ضرورت تھی۔ جو ان مہمات میں مانگا گیا بالاحترام و تقدس
کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، وہ تمام اسلام نے پہلے ہی فراہم

کر دیا تھا۔ افسوس آج عورت کو شادی بنا کر اس سے معاشی فائدے حاصل کیے جاتے ہیں جبکہ اسلامی نظام حیات میں عورتوں کو محل اور اسکی ذاتی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ عورتوں کی زندگی اُن دانی اور کو بیئر کے جیسی ہے کہ جس کی یہ مغرب کے نظام کے خاص طور پر تصوری خیالات میں سوچتی ہیں۔

آج کے دور میں بھی اسلام نے عورتوں کے حقوق کو اسی طرح برقرار رکھا ہوا ہے جس کا تصور محمد عربی ؐ نے چودہ سو سال قبل دیا تھا۔ آج بھی اسلامی معاشروں میں عورت کو اسکے وہ تمام حقوق حاصل ہیں جن کا وہ تصور کرتی تھی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مغرب کو اس بات کا ادراک ہو کہ عورت کی عزت اور وقار محلوں، بازاروں اور کاروباری سرگرمیوں میں عروج و نمائش میں نہیں بلکہ عزت اور وقار اسلامی نظریہ حیات کے مطابق عزت کے ساتھ سیاسی، سماجی، کاروباری سرگرمیاں جاری رکھنے میں ہے۔

اختتامیہ :

اسلام کی آمد نے دنیا میں انسانی اور بالخصوص خواتین کے حقوق کا سوچ و نظریہ اور اس کے دقیانوسی تصورات میں انقلاب برپا کر کے رکھ دیا ہے۔ اسلام نے دنیا کے ہر فرد مرد و عورت، امیر و غریب کو یکساں اور برابر حقوق فراہم کیے ہیں۔ اور نہ صرف ان حقوق کو کاغذ اور میز کی سطح پر رکھا بلکہ مدینہ

کی ریاست میں ان تمام حقوق کو حقیقی کا جامہ پہنایا۔
آج کے دور میں جن حقوق کی بات کی جاتی ہے وہ در
اصل اسلامی نظریہ کی ہی کڑی ہے اور اسی کو ہی مثال
بنا کر فالو کیا جا رہا ہے۔ اسلام نے ان تمام حقوق
اور خواتین کی عزت اور وقار کو آج کے دور تک برقرار
رکھا ہوا ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات کے طور پر
پیش کیا جاتا ہے۔ اسی بدولت مشہور شہر ہے۔

نبی نے سکھایا ہے ہمیں عزتِ زن کا انداز
اُسی روشنی میں قائم ہے معاشرے کی آواز